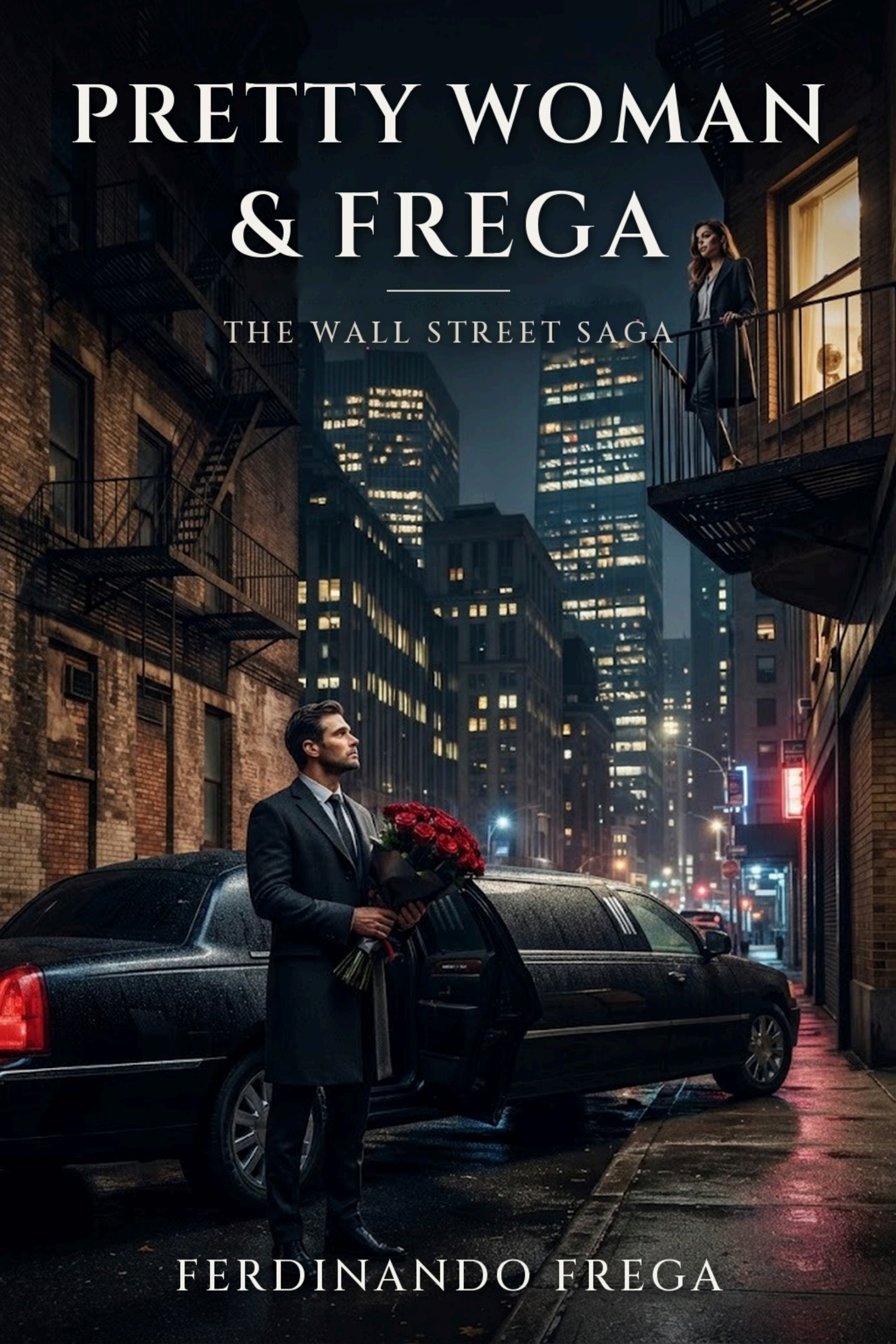


PRETTY WOMAN & FREGA

THE WALL STREET SAGA



FERDINANDO FREGA

Wall Street & فریگا، Pretty Woman

Wall Street کی داستان

کچھ فلمیں کلاسک بن جاتی ہیں۔ کچھ آئینہ بن جاتی ہیں۔

Pretty Woman دونوں بنی۔

لاکھوں لوگوں نے اسے دیکھا اور انہیں محبت کی کہانی نظر آئی۔

میں نے اسے دوبارہ دیکھا اور مجھے کچھ اور نظر آیا۔

مجھے دولت کے بھیس میں تنہائی کی فلم نظر آئی۔

خواب دیکھنے والوں کے لیے بنی ہوئی فلم، خاص طور پر اُن کے لیے جو کبھی وہاں نہ پہنچ سکے
جہاں پہنچنا چاہتے تھے، اور جنہوں نے حقیقت کے بجائے خیالی دنیا میں پناہ ڈھونڈ لی۔

برسوں میں میں نے سیکھا ہے کہ فلمیں اپنے راز کبھی پلاٹ میں نہیں کھولتیں۔ دلچسپ حصے
تفصیلات میں چھپے ہوتے ہیں۔

ایڈورڈ لیوس مالیات کی دنیا کا دیو ہے۔

وہ کمپنیاں خرید سکتا ہے۔

وہ ہوٹل خرید سکتا ہے۔

وہ قیمت دیکھے بغیر عمارت کی پوری منزل خرید سکتا ہے۔

پھر بھی اسے ایک عورت نہیں ملتی۔

اسی لیے آخر کار وہ ہالی وڈ کی ایک سڑک پر ایک سے جا ملتا ہے۔

اس لیے نہیں کہ اسے سیکس کی تلاش ہے۔

اس لیے کہ اسے تعلق کی تلاش ہے۔

یہ ستم ظریفی تقریباً تکلیف دہ ہے۔

وہ جتنا امیر ہوتا جاتا ہے، اُس ایک چیز سے اتنا ہی دور دکھائی دیتا ہے جسے وہ خرید نہیں سکتا۔

لوگ اکثر کہتے ہیں کہ عورتیں امیر مرد ڈھونڈتی ہیں۔

میرا تجربہ کبھی یہ نہیں رہا۔

زیادہ تر عورتیں دولت نہیں ڈھونڈتی۔

وہ استحکام ڈھونڈتی ہیں۔

پیسہ بذاتِ خود عموماً بس ایک اوزار ہوتا ہے۔

میز پر کھانا۔

بچوں کے لیے تحفظ۔

اُن لوگوں کی حفاظت جن سے وہ محبت کرتی ہیں۔

عورت لوگوں کے حساب سے سوچتی ہے۔

مرد اکثر اثاثوں کے حساب سے سوچتا ہے۔

یہ فرق انسانی تاریخ کے بارے میں معاشیات کی بیشتر درسی کتابوں سے زیادہ کچھ سمجھا دیتا ہے۔

پھر پینٹ ہاؤس سوٹ ہے۔

سب سے اچھا کمرہ۔

سب سے اونچی منزل۔

وہ نظارہ جس سے کامیاب لوگوں کو لطف اٹھانا چاہیے۔

بس یہ کہ ایڈورڈ اس سے لطف نہیں اٹھا سکتا۔

اسے اونچائی سے ڈر لگا ہے۔

وہ عمارت کے سب سے اونچے مقام کا مالک ہے مگر کبھی ٹھیک سے باہر نہیں دیکھتا۔

میں ایسے بہت سے لوگوں کو جانتا ہوں۔

وہ ساری زندگی چڑھتے رہتے ہیں۔

پھر چوٹی پر پہنچتے ہیں اور پتا چلتا ہے کہ انہیں نظارے سے ڈر لگتا ہے۔
بعد میں وہ مانتا ہے کہ اپنے باپ کی کمپنی خرید کر اسے اچھا لگا تھا۔
اس جملے پر غور کرو۔

ایک ارب پتی، جو جذباتی تسلی خرید رہا ہے۔
ایک کارپوریٹ خریداری، جو تھراپی کے طور پر برقی جاتی ہے۔
کمپنی کبھی مقصد تھی ہی نہیں۔
مقصد وہ احساس تھا۔
بیلنس شیٹ تو بس اسے پہنچانے کا ذریعہ تھی۔
پھر میرا پسندیدہ لمحہ آتا ہے۔
گھاس۔

وہ اس سے ننگے پاؤں چلنے کو کہتی ہے۔
نہ بورڈ روم۔
نہ وکیل۔
نہ مذاکرات۔

بس ایک آدمی، جو اپنے پیروں تلے زمین محسوس کر رہا ہے۔
چند لمحوں کے لیے Wall Street کا کاہنِ اعظم کسی ایسی چیز سے دوبارہ جڑ جاتا ہے جو پیسے
سے پرانی ہے۔
حقیقت۔

فطرت کبھی بل نہیں بھیجتی۔
اسی لیے اتنے سارے کامیاب لوگ آخر کار اسے یاد کرنے لگتے ہیں۔
اگلا تضاد اس سے بھی بہتر ہے۔

وہ اُس عورت کے وقار کا دفاع کرتا ہے جسے شروع میں اس نے اجرت پر رکھا تھا۔

اس کی عزت کی خاطر وہ اپنے ہی ایک ساتھی کو للکارتا ہے۔

وہ کاروباری آدمی جو اس رشتے میں یہ مان کر داخل ہوا تھا کہ ہر چیز کی ایک قیمت ہوتی ہے،
اچانک دریافت کرتا ہے کہ کچھ چیزوں کی نہیں ہوتی۔

احترام۔

وقار۔

اُنس۔

بھروسا۔

منڈیاں چیزوں کی قیمت لگانے میں کمال رکھتی ہیں۔

ان کی قدر پہچاننے میں بالکل نگمی۔

فلم یہیں ختم ہو سکتی تھی۔

سبق مکمل ہو چکا تھا۔

مگر ہالی وڈ انسانی کمزوری کو زیادہ تر فلسفیوں سے بہتر سمجھتا ہے۔

حقیقت شاذ ہی بلاک بسٹر بنتی ہے۔

خیالی دنیا بنتی ہے۔

سو، ایڈورڈ سرخ گلاب لیے لوٹتا ہے۔

لیموزین آ پہنچتی ہے۔

موسیقی بلند ہوتی ہے۔

پریوں کی کہانی عین وقت پر پہنچا دی جاتی ہے۔

اور تماشائی یہ مان کر نکلتے ہیں کہ محبت نے پیسے کو ہرا دیا۔

مجھے اتنا یقین نہیں۔

میرے خیال میں یہ فلم اس لیے زندہ ہے کہ وہ ایک مختلف کہانی سناتی ہے۔

ایک عورت کی کہانی نہیں جسے ایک امیر آدمی نے بچایا۔

ایک امیر آدمی کی کہانی، جسے خود اپنے آپ سے بچایا گیا۔

مہنگے سوٹوں والے مرد دھائیوں سے اس فلم کو چاہتے آئے ہیں تو اس کی ایک وجہ ہے۔

اس لیے نہیں کہ وہ امیر بننے کے خواب دیکھتے ہیں۔

ان میں سے بہت سے پہلے ہی امیر ہیں۔

وہ اسے اس لیے دیکھتے ہیں کہ انہیں لگان ہے کہ اگلے سودے، اگلی خریداری، اگلے بونس، اگلی جیت سے آگے بھی کچھ ضرور ہوگا۔

وہ ثبوت ڈھونڈتے رہتے ہیں۔

ان میں سے بہتوں کے لیے Pretty Woman ثبوت ہے۔

دو گھنٹے کی ایک خیالی دنیا، جو اشارہ دیتی ہے کہ ناپ کے سلسلے سوٹ کے نیچے شاید اب بھی کوئی انسان موجود ہو۔

تو، اختتامی ناموں کے گزر جانے کے بعد کیا بچتا ہے؟

گلاب نہیں۔

پینٹ ہاؤس نہیں۔

پیسہ نہیں۔

محبت کی کہانی تک نہیں۔

جو بچتا ہے وہ ایک سادہ سا مشاہدہ ہے۔

مرد جو کچھ بھی بناتا ہے اس کی ابتدا پس منظر میں کہیں موجود ایک عورت سے ہوتی ہے۔

ایک ماں۔

ایک بہن۔

ایک بیوی۔

ایک بیٹی۔

ایک اجنبی عورت۔

اور دیر سویر زندگی کی یہ عجیب عادت ہے کہ وہ اسے اُسی اولین سچائی کی طرف لوٹا لاتی ہے۔

غلطی یہ ماننا ہے کہ اسے خریدا جا سکتا ہے۔

نہیں خریدا جا سکتا۔

سمجھ داری کی چال یہ ہے کہ دھیان دیا جائے۔

اور انتظار کیا جائے۔

کیونکہ عورتوں کے پاس خاص معاملوں کے لیے ایک ریڈار ہوتا ہے۔

اکثر اوقات وہ انہیں مردوں سے بہت پہلے پہچان لیتی ہیں۔

فرڈیننڈو فریگا

BLADEFREGA

Wall Street کی داستان